سورۃ بنی اسرآئیل کی آیت 16 کے غلط ترجموں کی اصلاح

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 16

وَإِذَآ أَرَدْنَآ أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا۟ فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا ٱلْقَوْلُ فَدَمَّرْنَٰهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾

جماعت احمدیہ	ابوالاعلیٰ مودودی [17:16]	محمد حسین نجفی [17:16]
اور جب ہم ارادہ کر لیتے ہیں کہ کسی بستی کو تباہ کر دیں تو اُس کے خوشحال لوگوں کو حکم دے دیتے ہیں (کہ من مانی کارروائیاں کرتے پھریں)۔ پھر وہ اس میں فسق و فجور کرتے ہیں تو اس پر فرمان صادق آجاتا ہے سو ہم اس کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں۔	جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اس کے خوشحال لوگوں کو حکم دیتے ہیں اور وہ اس میں نافرمانیاں کرنے لگتے ہیں، تب عذاب کا فیصلہ اس بستی پر چسپاں ہو جاتا ہے اور ہم اسے برباد کر کے رکھ دیتے ہیں۔	اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو ہم وہاں کے خوشحال لوگوں کو (انبیاء کے ذریعہ سے اپنی اطاعت کا) حکم دیتے ہیں اور وہ (اطاعت کی بجائے) نافرمانی کرنے لگتے ہیں تب اس پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے اور ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔
احمد علی [17:16]	**جالندھری [17:16]**	**محمد جوناگڑھی [17:16]**
اور جب ہم کسی بستی کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو وہاں کے دولتمندوں کو کوئی حکم دیتے ہیں پھر وہ وہاں نافرمانی کرتے ہیں تب ان پر حجت تمام ہو جاتی ہے اور ہم اسے برباد کر دیتے ہیں۔	اور جب ہمارا ارادہ کسی بستی کے ہلاک کرنے کا ہوا تو وہاں کے آسودہ لوگوں کو (فواحش پر) مامور کر دیا تو وہ نافرمانیاں کرتے رہے۔ پھر اس پر (عذاب کا) حکم ثابت ہو گیا۔ اور ہم نے اسے ہلاک کر ڈالا۔	اور جب ہم کسی بستی کی ہلاکت کا ارادہ کر لیتے ہیں تو وہاں کے خوشحال لوگوں کو (کچھ) حکم دیتے ہیں اور وہ اس بستی میں کھلی نافرمانی کرنے لگتے ہیں تو ان پر (عذاب کی) بات ثابت ہو جاتی ہے پھر ہم اسے تباہ و برباد کر دیتے ہیں ۔

اِس آیت (17:16) کے مندرجہ بالا اردو ترجموں سے۔ یہ تاثّر ملتا ھے ۔ کہ۔ اللہ تعالےٰ کسی بستی کو ھلاک کرنیکا ارادہ تو پہلے کر لیتے ہیں۔ اور بعد میں۔ اُس بستی کے **خوشحال لوگوں کو** کوئی ایسا حکم دیتے ہیں۔ جس حکم کو اُس بستی کے لوگ مان لیں تو تب بھی اللہ تعالےٰ۔ اُنکی بستی کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں۔ اور اگر نہ مانیں۔ تو تب بھی۔ اللہ تعالےٰ۔ اُنکی بستی کو ھلاک کر دیتے ہیں۔ یعنی۔ اللہ تعالےٰ **پہلے** کسی بستی کو۔ ھلاک کرنیکا ارادہ کر لیتے ہیں۔ اور پھر اُس بستی کے لوگوں کو۔ فواحش یا من مانی کرواوائی کی ترغیب دے کر۔ ھلاکت کی سزاء کا مستحق بنا لیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)۔

...(استغفر اللہ ربّی)......(استغفر اللہ ربّی)......(استغفر اللہ ربّی)...

مروجہ اردو ترجموں میں ۔ مندرجہ ذیل غلطیاں ہیں۔

(1)۔ **اِن اردو ترجموں سے یہ غلط تاثر پیدا ہوتا ھے۔** کہ اللہ تعالےٰ کسی بھی بستی کو ھلاک کرنیگا۔ **ارادہ پہلے کرلیتے ہیں.. اور پھر اپنے اُس ارادے کو جائز کرنے کیلیئے۔ یا جائز دِکھانے کیلیئے** ... وجوہات (جواز)... بعد میں پیدا کر لیتے ہیں۔ (نعوذ باللہ)۔

(2)۔ اِن اردو ترجموں میں ۔ مُتْرَفِيهَا ۔ کا ترجمہ خوشحال یا دولت مند۔ کیا گیا ھے۔ جو کہ غلط اور گمراہ کُن ترجمہ ھے۔ **مُتْرَفِيهَا** ۔ کا مطلب تو۔ اُس بستی کی نمائندگی کرنیوالے۔ اُس بستی کے سماجی، سیاسی یا مذھبی راہنما (علماء) ہیں۔ جِن کا حکم، بات (امر)...اُس بستی کے اکثر لوگ مانتے ہوں۔ یعنی ۔ مُتْرَفِيهَا ۔ کا صحیح مطلب وہاں کے صاحب امر لوگ، حکمران، سربراہ یا منتخب نمائندے ھے۔ اُن کی مالی حالت سے غرض نہیں ھے۔

(3)۔ جماعت احمدیہ کے ترجمے میں لکھا ھے کہ اللہ تعالےٰ کسی بستی کے خوشحال لوگوں کو۔ **من مانی کاروائیاں کرنے کا حکم دے دیتے ہیں**.. اور جب اُس بستی کے لوگ اُس حکم کی اطاعت کر کے.. **من مانی کاروائیاں کرتے ہیں**.. تو۔ اللہ تعالےٰ اُنکی بستی کو ملیامیٹ کر دیتے ہیں؟۔ ایسا مفہوم غلط ھے۔

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً **أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا** فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾

پیارے قومی بھائیو، بہنوں اور ساتھیو! اِس آیت کے شروع میں جو۔ **وَإِذَا** ۔(یعنی **اور۔جب**) فرمایا ھے۔ اِس۔ **وَإِذَا** ۔ پر تدبر کرنے سے واضح ہوتا ھے۔ کہ اِس آیت سے پہلی آیت میں جو بات بیان ہوئی ھے۔ یہ آیت (17:16)۔ اُسی بات کے تسلسل میں ھے۔ لہٰذا۔ اِس آیت کو۔ اِس سے پہلی آیت کے ساتھ ملا کر دیکھیں۔ صرف تب ہی پوری بات واضح ہو سکتی ھے۔.... ملاحظہ فرمائیں!....

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verses 15 - 16

مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۗ
وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا ﴿١٥﴾ وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا
فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾

چنانچہ۔ **اللہ تعالےٰ نے اِن دو آیات (17:15 اور 17:16) میں۔** یہ فرمایا ھے۔ کہ۔ **میرا کام (فرض) تو۔ ھدایت کو پہنچانا (مہیا کرنا) ھے۔** لہٰذا۔ میں توبہر حال۔ ھدایت پہنچا دیتا ہوں۔ پھر جو کوئی اُس ھدایت کو مان لے۔ اُس کیلیئے ھدایت ھے۔ اور۔ **جو نہ مانے**۔ اُس کیلیئے گمراہی (عدم ھدایت) ھے۔

......جاری ھے.....

﴿مَّنِ اهْتَدَىٰ فَإِنَّمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِهِ ۖ وَمَن ضَلَّ فَإِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا ۚ﴾۔کے اندر ہی۔ یہ بیان موجود ھے کہ۔جِن کے ھدایت لینے یا نہ لینے کی بات ہو رہی ھے۔اُن کے پاس (اُنکی دسترس میں)۔کوئی تازہ ھدایت پہنچائی گئی ھے۔جِس ھدایت کے متعلق یہ فرمایا گیا ھے۔کہ جو کوئی ھدایت کو مانے (قبول کرے)۔اُس کیلئے ھدایت ھے۔جو کوئی ھدایت سے کنارہ کشی کرے۔اُس کیلئے عدم ھدایت ھے۔**ھدایت پہنچانا**۔بہر حال اللہ تعالے کے ذُمّے ھے کیونکہ اللہ تعالے نے خود ہی اپنے آپ پر۔یہ ذمّہ داری فرض (واجب) کی ہوئی ھے۔﴿إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَىٰ -(92:12)﴾۔یعنی۔ ہر قوم،مُلک اور زمانے کے انسانوں کو۔اُن کی استعداد اور ضروریات کے مطابق۔(اُن کی اپنی اپنی زبانوں میں)۔**ھدایت بہم پہنچانا** (مہیا کرنا)۔یقیناً۔ اللہ تعالے کی ذُمّہ داری ھے۔

پھر یہ اعلانِ عام بھی بیان فرمادیا ھے کہ۔**وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ**۔یعنی۔کسی بھی۔قوم،بستی،یا،انسان پر۔کسی دوسرے کا بوجھ نہیں ڈالا جاتا۔ اور اِس اٹل اصول کو یہاں بیان کر کے یہ بتلایا ھے۔کہ کوئی بھی سزاء (عذاب) دینے۔یا بعض بستیوں کو ھلاک کرنیکے۔الٰہی فیصلوں میں۔اِس عادلانہ اصول کی سچائی اور برتری کو قائم رکھا جاتا ھے۔اور پھر اُسی تسلسل میں اگلی بات یہ بیان فرمائی ھے۔کہ:۔

﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾۔اور کیا ہم رسول مبعوث کر چکنے تک... سزاء (عذاب) دے سکتے ہیں ؟..۔گویا۔جبتک ہم کسی رسول کو مبعوث نہ کریں۔تب تک ہم۔کسی بھی قوم،فرد،یا بستی کو۔سزاء (عذاب) نہیں دیتے۔......اور جب کسی قوم یا بستی میں رسول مبعوث کر چُکتے ہیں۔تو۔پھر اُس بستی یا قوم کے لوگوں کے۔اُس رسول کے ساتھ سلوک (تردید،تضحیک...یا...اطاعت)۔کی بنیاد پر فیصلہ کرتے ہیں۔ کہ کیا ہم اِس بستی پر رحمتیں اور برکتیں نازل کریں۔یا۔اب اِس بستی کو کو ھلاک کر دیں۔

(**آیت نمبر16۔اِس تسلسل میں شروع ہوتی ھے**)۔کہ جب اُن بستیوں کے لوگ، اپنے (**مُتْرَفِيهَا**) مذھبی یا سیاسی راہنماؤں،علماء یا حکمرانوں کے کہنے پر۔اللہ تعالے کے رسول کا سوشل بائیکاٹ کر دیتے ہیں۔اور رسول کی باتوں کو۔سُننے سے ہی انکار کر دیتے ہیں۔ تب۔اُس بستی والوں کے رویّے (سلوک) کے نتیجے میں۔جب اللہ تعالے یہ ارادہ کرلیتے ہیں کہ ایسی بستی یا بستیوں کو ھلاک کر دیں۔تب بھی۔وہاں پر ھلاکت نہیں بھیجتے۔بلکہ۔اُن بستیوں کے۔مُتْرَفِيهَا۔(صاحبانِ امر،راہنماؤں،حکمرانوں) کو اپنے کام (امر)۔کی اطلاع (پیغام) پہنچا دیتے ہیں۔....کہ تمہاری قوم یا بستی میں اللہ تعالے نے ایک رسول کو مبعوث کر دیا ھے۔پھر جب اُن بستیوں کے سربراھان (صاحبانِ امر،لیڈران)۔**اِس اطلاع،خبر،پیغام** کے بارے میں فِسق (جھوٹ،بددیانتی) کرتے ہیں۔اور اُس بستی کے لوگ۔اللہ کے رسول کو ماننے اور اُس کی باتیں سُننے اور سمجھنے سے۔انکار کر چکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ۔اُس بستی کیلئے عذاب سے پہلے کسی رسول کو مبعوث کرنے کا۔ ہمارا قول (وعدہ) پورا ہو جاتا ھے۔لہذا۔ہم اُس بستی کو تباہ کر دیتے ہیں ۔

آیت نمبر۔16۔میں بستیوں کی ھلاکت کا ارادہ کرنے والا بیان ... آیت نمبر۔15۔میں بیان کردہ اصولوں (شرائط) سے منسلک ھے ۔بستی یا بستیوں کی ھلاکت سے پہلے۔اُن ہی بستیوں میں۔اُن ہی دِنوں میں۔کم از کم ایک رسول کا مبعوث ہونا۔لازمی ھے۔

سورۃ بنی اسرآئیل کی آیت نمبر (16)۔کا ایک درست مطلب، مفہوم اور تشریح

Surah Bani-Israel Chapter 17: Verse 16

وَإِذَا أَرَدْنَا أَن نُّهْلِكَ قَرْيَةً أَمَرْنَا مُتْرَفِيهَا فَفَسَقُوا فِيهَا فَحَقَّ عَلَيْهَا الْقَوْلُ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا ﴿١٦﴾

اللہ تعالے نے پہلے یہ بیان فرمایا کہ: کسی بھی (فرد، قوم، بستی) کی غلطی (جرم، کوتاہی، ذمّہ داری) کا بوجھ ۔ کسی دوسرے (فرد، قوم، بستی) پر نہیں ڈالا جائے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہو گا کہ کسی رسول کو۔لاہور میں مبعوث کیا جائے اور اُس کی تکذیب کی سزاء پشاور یا کراچی کی بستیوں کو دے دی جائے۔ اور ایسا بھی نہیں ہو گا۔ کہ رسول تو سن عیسوی 1882 میں مبعوث کیا جائے۔ اور اُس رسول کی تکذیب کرنے کی سزاء (عذاب)۔ سن عیسوی 2015 میں نازل کر دی جائے۔ یعنی۔وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ۔ کا الٰہی اصول۔ ہر ایک زمانے میں۔ ہمیشہ اور ہر طرح سے سچا ثابت ہو گا۔ اور پھر یہ بیان فرمایا ھے کہ:۔ جب تک ہم کسی بستی، قوم یا مُلک میں۔ کسی رسول کو مبعوث نہ کریں۔ تب تک۔ اُس بستی، قوم یا مُلک۔ کے لوگوں پر کسی قسم کا عذاب نازل نہیں کرتے۔ **کیونکہ۔** ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا﴾۔ **کا الٰہی اصول بھی ۔ ہر ایک زمانے میں۔ ہمیشہ اور ہر طرح سے سچا ہے۔** لہذا۔ جس علاقے اور جس زمانے میں۔ کسی بستی یا علاقے پر عذابِ الٰہی نازل ہو۔ تو اُسی زمانے میں۔ اُس بستی یا اُنہی بستیوں میں اللہ تعالے کسی نہ کسی رسول کو۔ مبعوث کر چکے ہوتے ہیں۔.... اللہ تعالے بستی یا بستیوں پر عذاب بھیجنے کا ارادہ۔ رسول مبعوث کر چکنے کے بعد۔ اُس بستی والوں کے ۔اُس زندہ رسول کے ساتھ۔ ناواجب سلوک (تکذیب، سوشل بائیکاٹ، تضحیک وغیرہ..) ۔کی بنیاد پر کرتے ہیں۔... اور پھر۔ اِس تسلسل میں۔ اللہ تعالے نے ۔ آیت نمبر۔16۔ میں بیان فرمایا ھے۔ کہ:.......

اور جب اللہ تعالے کسی بستی یا بستیوں کو ھلاک کرنے کا ارادہ کرتے ہیں۔ تو بھی۔ وہاں کے سیاسی، سماجی، مذھبی راہنماؤں کو۔ ایک اور موقع دیتے ہیں۔ اور اُن بستیوں کے سربراھوں (مُتْرَفِيهَا) کو۔ **وہاں پر ایک رسول مبعوث ہونے کی خبر (اطلاع) پہنچا دیتے ہیں۔** پھر جب۔ وُہ سربراہ اِس خبر (اطلاع) کے متعلق۔ فِسق (بد دیانتی، جھوٹ، دانستہ خاموشی) اختیار کرتے ہیں۔ تو لفظوں (قول) کے ذریعے پیغام پہنچانے کا حق ادا ہو جاتا ھے۔ تو پھر۔ فَدَمَّرْنَاهَا تَدْمِيرًا۔ ہوتا ھے۔... یعنی.. پھر ہم اُن بستیوں پر ھلاکت خیز عذاب (پِیس ڈالنا، تباہی، بربادی... وغیرہ) نازل کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالے اپنے خاص فضل سے۔ میری قوم کے لوگوں کو اپنے پاک کلام کو سمجھنے، ماننے اور اُس پر عمل کرنے والا بنائے۔ آمین۔

والسلام.......آپ کا......قومی بھائی...........محمد اسلم چوہدری (صبغت اللہ)

آج ....مورخہ .... 22/اکتوبر..........سن عیسوی 2015 .... ھے۔